مولانا شیر بہادر حقانی

جہادِ افغانستان اور دارالعلوم حقانیہ

(محاذ جنگ سے تازہ رپورٹ)

چند روز قبل مجاہدین کے عظیم جرنیل مولانا جلال الدین حقانی صاحب جو دارالعلوم کے فاضل ہیں کا خط حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم اور تمام اساتذہ کے نام آیا تھا۔ کہ ساٹھ ہزار روسی فوج جو ہر قسم کے جدید اسلحہ سے لیس اور بمبار طیاروں کی حفاظت میں روانہ کردی گئی ہے۔ اور ان کا عزم یہ ہے کہ خوست تک کے تمام راستے مجاہدین سے خالی کرا لئے جائیں۔ اور خوست چھاؤنی میں محصور روسی فوج پر سے مجاہدین کا مضبوط محاصرہ ختم کردیا جائے۔ مگر اتفاق سے مجاہدین کی تعداد یہاں بہت کم ہے۔ کیونکہ اکثر مجاہدین دوسرے محاذوں پر روسی فوج کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ لہٰذا روسی فوج کے ان ناپاک اور مذموم عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے میدان کارزار سے واقف رفقاء جو پہلے جہاد کے معرکوں میں حصہ لے چکے ہوں کو مجاہدین کی نصرت و امداد کے لئے اور روسی درندوں کی سرکوبی کے لئے اگر بھیج دیا جائے تو بے حد کرم ہوگا۔ اور جہاد افغانستان کے سلسلہ میں مزید پیش رفت ہوسکے گی۔

جب عام طلبہ کو محاذ جنگ کے رہنما کا یہ پیغام سنایا گیا تو گویا ان میں زندگی کا نیا خون دوڑ گیا۔ طلبہ کے دل جذبہ جہاد کی آگ سے تو پہلے ہی معمور تھے اور دارالعلوم کے روح پرور ماحول اور اساتذہ کرام کی حسن تربیت اور ترغیب الی الجہاد حمیت اسلامی اور غیرت ایمانی نے مزید انگیخت کا کام کیا۔ طلبہ حضرت اقدس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کے اشارات بھی سمجھ رہے تھے اور حالات کی نزاکت کو بھی۔

لہٰذا بڑے طلبہ نے باہمی مشاورت حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں روانگی اور عملاً میدان کارزار میں شرکت کی ممکنہ صورت حال پیش کردی۔ حضرت شیخ الحدیث نے یہ منظر دیکھا تو چہرہ پر فرط مسرت سے بشاشت چھا گئی خصوصی ہدایات۔ اہم مشوروں اور مبارک رہنمائی سے نوازا۔ پند و نصیحت اور ترغیب الی الجہاد کی مختصر مگر جامع تقریر فرمائی۔ مجاہدین طلبہ نے دل و دماغ کے قرطاس پر اسے ثبت کرلیا ہر ایک مجاہد طالب علم پر بڑے خلوص و محبت اور شفقت کی نظر عنایت فرماتے رہے۔ اور محاذ جنگ پر روانہ ہونے والے مجاہدین طلبہ کو اپنی جیب خاص سے نقد رقم بھی مرحمت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ زادِ راہ میں اسے بھی استعمال میں لاؤ۔ اس موقعہ پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مولانا عبدالقیوم حقانی سے محاذ جنگ کے

جرنیل مولانا جلال الدین حقانی کے نام خصوصی مکتوب اور پیغام بھی لکھوایا۔

آخر میں طلبا کو اپنی مشفقانہ اور مستجاب دعوات سے نوازا۔ بڑی محبت اور خلوص سے رخصت فرمایا۔ اس موقعہ پر دارالعلوم کے اساتذہ بھی موجود تھے۔ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو تاکید فرمائی کہ طلبہ کے لئے دارالعلوم کے نظم و قانون اور ضابطوں اور تعلیمی قواعد کے سلسلہ میں مشکلات کو رفع کر دیں۔

صبح روانگی کے وقت میدانِ جنگ میں شریک ہونے والے ۵۶ مجاہدین طلبہ کی جماعت اور دین اسلام کے سر بکف سپاہیوں کا یہ قافلہ جب ترتیب دیا جانے لگا تو دارالعلوم کے تمام طلبہ نے انہیں بڑے خلوص و محبت سے رخصت کیا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خصوصی تاکید کے مطابق مولانا عبدالقیوم حقانی تشریف لائے۔ طلبہ کو باہمی اعتماد و اتحاد اور نظم و ضبط کی ہدایات دیں۔ اور اجتماعی دعا کی۔ عام طلبہ نے مجاہدین پر زبردست گل پاشی کی اور محبت بھرے جذبات سے رخصت کیا۔

مؤرخہ ۳ ستمبر کو سر بکف مجاہدین کی یہ سرفروش جماعت اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کے دامن شفقت و محبت سے رخصت ہو کر میدانِ کارزار میں عملاً شریک ہونے کے لئے سوئے منزل روانہ ہوئی۔ مجاہدین کے اس جماعت کے امیر مولوی حبیب اللہ عرف امام شاہ اور مولوی عالم گل جو دارالعلوم حقانیہ کے مخلص اور محنتی طالب علم ہیں اور اول سے آخر تک اس معرکہ میں شریک رہے ہیں۔ احقر نے ان سے معرکہ کارزار کی اجمالی رپورٹ طلب کی تو انہوں نے تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم صبح دارالعلوم سے روانہ ہوئے تو عشاء کو میران شاہ پہنچے۔ میران شاہ سے لغڑ جہاں مولانا جلال الدین حقانی کا جنگی مرکز ہے وہاں حاضر ہوئے۔ وہاں سے اسلحہ اور ضروری سامان لیا اور باغڑ و غنڈ رسیدگی ہوئی۔ جہاں پکتیا محاذ کے نڈر اور بے باک کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی سے ملاقات ہوئی۔ وہ ہمیں دیکھ کر جہادِ افغانستان اور حقانی نسبت سے بڑے خوش ہوئے۔ ہم نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا مکتوبِ گرامی اور پیغام انہیں پہنچایا۔ تو انہوں نے اسے اپنے لئے عزت و افتخار کا ذریعہ قرار دیا۔

پھر اجتماعی طور پر ہم طلبہ سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی صحت یابی اور عافیت کے لئے دعا کرائی۔ رسمی علیک سلیک حال احوال دریافت کرنے اور ہمارے رفقاء کے عزائم دریافت کرنے کے بعد موصوف نے فوراً ہماری جماعت کی تشکیل کی کچھ دوسرے مجاہدین بھی ہمارے ساتھ شریک کر لئے اور مولوی حبیب اللہ حقانی اور مولوی غلام حضرت جو دارالعلوم حقانیہ کے طالب علم اور ہمارے رفیق تھے کو جماعت مجاہدین کا بالترتیب امیر اور نائب امیر منتخب فرمایا اور ہمیں اس کی اطاعت کی تاکید کی۔ اس کے بعد ہمیں پکتیکا، پکتیا اور تیمر بازار۔ میراجان میں مختلف محاذوں پر دشمن کے مقابلہ میں مورچہ بند کر دیا۔ اور آمنے سامنے کی لڑائیوں میں شریک کر کے مقابلہ میں استقامت و پامردی کی تاکید کی۔ الحمدللہ کہ اللہ پاک نے ہر محاذ پر سرخروئی سے نوازا۔

روسی فوجیوں نے تیمر بازار اور میراجان کے راستے خوست تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کی تاکہ اس راستے سے آ کر وہ خوست چھاؤنی میں اپنے محصور فوجیوں کو مجاہدین کے محاصرہ سے آزاد کرا سکیں۔ مگر مجاہدین اور ہمارے رفقاء نے الحمد للہ اپنے اپنے مورچوں میں بھی اور آمنے سامنے کی جنگ میں زبردست استقامت اور شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ اور اسی راستے کے بین روڈ پر اپنا قبضہ مضبوط رکھا۔ جو اب تک مجاہدین کے تسلط میں ہے۔ اور دشمن پر ہر طرف سے راستے بند کر دیئے ہم سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر سٹ کنڈو میں روسی دشمن نے اپنا مورچہ مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ بمبار طیاروں اور سینکڑوں ٹینکوں اور بے پناہ افواج کے باوجود انہیں بری طرح شکست ہوئی۔ اور خدا نے خائب و خاسر کر دیئے۔ خذ لہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرۃ۔

میراجان میں ہماری جماعت نے دو راتیں گذاریں۔ پہلے روز جب ہم ایک مکان میں قیام پذیر تھے۔ اسلحہ رسد اور ضروری سامان بھی ہمارے پاس تھا کہ اچانک دشمن کے بمبار طیارے آئے اور زبردست گولے برسائے۔ ہمارے مکان کی چھتیں گر گئیں۔ ہماری جماعت کے طلبہ اسلحہ اور سامان رسد وغیرہ جب چھتوں کے نیچے آ گئے مگر کرامت اور اللہ کا احسان یہ ہوا کہ اللہ کریم کے فضل سے اس موقعہ پر کسی رفیق کو بھی جانی اور مضر نقصان نہیں پہنچا۔ بس زندہ سلامت نکال دیئے گئے۔ پھر دوسرے مرحلے میں ہمارا جو اسلحہ چھتوں کے نیچے دب کر رہ گیا تھا اسے بھی صحیح سالم نکال دیا گیا۔ اور اس کے بعد دوسری رات کو ہمارے رفقاء چند گھنٹوں کی پیدل منزل طے کر کے متی کے مقام پر گئے۔ دری خیل کے مقام پر قیام کیا۔ یہاں پہنچ کر دشمنوں نے ہمارے ٹھکانوں پر گردیز سے توپوں کے ذریعے زبردست گولہ باری کی۔ اس موقعہ پر آمنے سامنے کی جنگ میں بھی خدا کے فضل سے دشمن کے بہت سے فوجی واصل بجہنم ہوئے اور تیس فوجیوں کو گرفتار کر کے مجاہدین نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور اپنے ہاں کے اسلامی قوانین کے مطابق ان سے معاملہ کے لئے علماء کی مجلس میں پیش کیا جائے گا۔

اس کے بعد ہمارے بعض ساتھی ان مورچوں کی حفاظت کے لئے یہاں ٹھہر گئے۔ اور بعض رفقاء بشمول دیگر مجاہدین کے "شیک خیل" محاذ کی طرف آگے بڑھنے لگے۔ وہاں روسی فوج سٹ کنڈو سے تیمر بازار کی طرف آ رہی تھی تاکہ مجاہدین کے مورچوں کا صفایا کر کے سرانہ مرکز کو قبضہ کرے۔

لیکن مجاہدین نے ان کا راستہ روک لیا اور جرأت و استقامت سے جان کی بازی لگا کر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور الحمد للہ دشمن کو اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ یہاں پر بھی شدید لڑائی کے بعد روسی نجیب لشکروں کو عبرت انگیز ہزیمت اٹھانا پڑی۔ بعد میں جب ہمارے رفقاء نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ دشمن کے تین سو کے قریب فوجی ہلاک ہوئے۔ اور سینکڑوں گرفتار کر کے مجاہدین کے میدان جنگ کے قوانین کے مطابق محبوس کر دیئے گئے۔

البتہ یاد رہے کہ دری خیل کے مقام پر موجود روسی فوج پر حملہ کر کے دشمن کو کافی نقصان پہنچایا۔ جب کہ افغان مجاہدین میں

سے عبدالخالق طالب علم نے جام شہادت نوش کیا اور خلعت خونِ شہادت سے سرفراز ہوا۔

دشمن نے اپنی ذلیل ترین شکست کا بدلہ لینے کی غرض سے کئی جنگی جہازوں سے سرانہ مرکز پر زبردست بم باری کی اس بم باری میں دارالعلوم کے قابل فخر روحانی فرزند اور خوست محاذ کے عظیم جرنیل مولانا جلال الدین حقانی صاحب بھی زخمی ہوئے جو عام مجاہدین کے شانہ بشانہ دشمنوں کے ساتھ میدان عمل میں برسرپیکار رہتے۔ سرانہ مرکز میں آپ کا معالجہ کیا گیا۔ اور اب بحمداللہ افاقہ ہے اور میدانِ کارزار میں بھرپور قیادت کر رہے ہیں۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہاں بھی روسی دشمن مجاہدین کو زیادہ نقصان پہنچانے میں ناکام رہے۔ دشمن کو ہر میدان میں کافی جانی، مالی نقصان اور ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اور اس طرح دشمن اپنے عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ناکام رہے۔

ہمارے طلبہ مجاہدین ساتھی پندرہ روز تک استقامت پامردی اور جذبۂ شہادت کے ساتھ دشمنوں سے برسرپیکار رہے۔ اور دشمن کی یلغار کا دو ہفتے مجاہدانہ مقابلہ کر کے اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کی غرض سے محاذ جنگ کے کمانڈر کے مشورہ سے اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کی آغوش میں پھر سے پہنچ گئے۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کو اپنی کارگذاری کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔

حصول دعا کی غرض سے جماعت کے ہر رکن کی یہ خواہش تھی کہ حضرت اقدس سے خصوصی دعائیں حاصل کرے اس غرض سے بھی کئی روز سے بعد العصر کی مجالس میں حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کو اپنی کارگذاری کے جستہ جستہ واقعات سناتے ہیں اور آپ کی دعائیں حاصل کرتے ہیں۔

مورخہ ۲۶ر جنوری کو خوست محاذ جنگ کے قائد مولانا جلال الدین حقانی کے خارجی وسیاسی امور کے مسئول جناب محمد یعقوب شریغیار حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے نام جناب حقانی صاحب کا پیغام، محاذ جنگ کی تازہ صورت حال اور بعض اہم امور کے سلسلہ میں مشاورت کی غرض سے دارالعلوم تشریف لائے ۲۲ر نومبر سے ۲۲ر جنوری تک خوست کے محاذ پر جاری رہنے والی ۶۰ روزہ گھمسان کی لڑائی کی اجمالی رپورٹ بیان کی جسے احقر نے ضبط کر لیا۔ جسے ذیل میں شریک اشاعت کیا جارہا ہے (عبدالقیوم حقانی)

۲۲ر نومبر سے جنگ شروع ہوئی اور وقفے وقفے سے حملے اور جوابی حملے دونوں طرف سے ہوتے رہے۔ مجاہدین نے ثابت قدمی اور شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ اس طویل لڑائی کے نتیجے میں روسی دشمن کے ۳۰ ٹینک ۱۰ زیرہ پوس ۷۰ فوجی گاڑیاں ۲۰ توپیں اور ۸ طیارے تباہ کئے گئے۔ ۵۰۰ روسی فوجی جہنم رسید کئے گئے۔ نجیبی جنرل عارف کو بھی ٹھکانے لگا دیا گیا۔ افغانی نجیبی

فوجیوں میں ۱۱۱ مجاہدین کے سامنے تسلیم ہوگئے۔

اسی دوران جب ایک مرتبہ مولانا جلال الدین نے مجاہدین کو دشمن کے ۳۵ قرار گاہوں پر یکبارگی حملے کا حکم دیا تو الحمدللہ کہ حملہ خوب کامیاب رہا۔ مگر دشمنوں نے جدید آلات کی مدد سے بہت دور سے مولانا حقانی کی آواز پہچان کر توپ خانہ سے بمباری کی۔ موصوف دشمن کے جس قرارگاہ کو قبضہ کرچکے تھے اسی میں موجود تھے۔ دشمن کا نشانہ ٹھیک بیٹھا۔ آپ کا رفیق موقعہ پر شہید ہوگیا اور آپ زخمی ہوگئے مگر بحمداللہ اب افاقہ ہے اور صحت مند ہیں۔

۱۶ سے ۱۹ جنوری تک تین روز کی بھر زبردست جنگ ہوئی۔ اس میں دشمن کے ۷ ٹینک، دسیوں گاڑیاں اور ایک فوجی طیارہ مجاہدین نے مار گرایا۔ تین مجاہدین شہید ہوئے۔ کمانڈان عبدالرحمٰن غدی بھی اس موقعہ پر خلعت شہادت سے سرفراز ہوا جب کہ ۵ زخمی ہوئے۔ ۲۰ سے ۲۲ جنوری کی سہ روزہ جنگ میں روسی دشمن نے مجاہدین کی یلغار سے دومندو سے ستِ کنڈؤنک کا علاقہ خالی کردیا جس پر اب مجاہدین کا مکمل قبضہ ہے اور دشمن کو مسلسل پسپا کیا جارہا ہے۔ گردیز سے خوست تک کی درمیانی سڑک ۸ سال سے مجاہدین کے قبضہ میں تھی۔ اس جنگ میں چند یوم کے لئے روسیوں نے تسلط جما لیا مگر الحمدللہ اب مجاہدین نے دوبارہ اس پر مکمل قبضہ کرلیا ہے۔ جنگی اور فوجی اہمیت کی اس سڑک پر جنگ کی قیادت مولانا جلال الدین حقانی کے نائب نظام الدین حقانی (فاضل حقانیہ) کررہے ہیں جو مولانا فتح اللہ حقانی شہید کے بھائی ہیں۔ روسی فوجیوں نے ستِ کنڈؤنک منطقہ سے فرار تو اختیار کرلیا مگر پوری زمین کو بارودی سرنگوں سے بھر دیا ہے۔ مجاہدین بڑے حزم و احتیاط سے صفائی کے کام میں مصروف ہیں۔

۶۰ روز کی اس مسلسل جنگ میں مجموعی طور پر شہادت پانے والے مجاہدین کی تعداد ۱۰۰ ہے جب کہ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں سمیت زخمیوں کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو ہے۔

سروس شوز
پائیدار، دلکش، موزوں اور